عرب جمہوریہ مصر ۲۸ ربیع الآخر ۱۴۴۳ھ

وزارت اوقاف ۳ دسمبر ۲۰۲۱ء

اسلامی تہذیب کا انسانی پہلو

اسلام نے ایک ایسی تہذیب کو جنم دیا جس نے انسانی اقدار کو ان کے نقطہ کمال تک پہنچایا اور ایسے اخلاقی اور تہذیبی نظام کے ذریعے انسانیت کے لئے محبت، اخوت، عدل و انصاف، مساوات کا راستہ ہموار کیا جو انسانیت کو تقسیم کرنے کی بجائے متحد کرتا ہے، اور تخریب کی بجائے تعمیر کا درس دیتا ہے تاکہ سب لوگوں کے لئے بھلائی اور امن و سلامتی کی فضا قائم ہو۔

اسلامی تہذیب نے اپنی انسانی اقدار قرآن کریم اور سنت نبوی سے مستنبط کی ہیں اور قرآن و سنت اعلی انسانی اقدار سے بھرے پڑے ہیں، ارشاد باری ہے: {يَاأَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَى وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ} "اے لوگو! بیشک ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا ہے اور تمہیں مختلف قومیں اور مختلف خاندان بنا دیا ہے تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو بیشک اللہ کے نزدیک تم میں سے زیادہ معزز وہ ہے جو تم میں سے زیادہ متقی ہے یقینا اللہ تعالی دانا اور باخبر ہے"۔ اور انسان کی نسل، رنگ اور دین کو پیش نظر رکھے بغیر انسان معزز و مکرم ہے کیونکہ اللہ تعالی نے اسے عزت و تکریم سے نوازا ہے، ارشاد باری ہے: {وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ} "اور بیشک ہم نے اولاد آدم کو بڑی عزت بخشی"۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "تم سب آدم کی اولاد ہو، اور آدم مٹی سے پیدا کیے گئے"، اور جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے لئے کھڑے ہو گئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا: یہ ایک یہودی کا جنازہ ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (کیا یہ ایک انسان نہیں ہے؟)۔

بغیر کسی تاویل کے بالکل صریح الفاظ میں دینی اعتقاد کی آزادی کی اصول کو تسلیم کرنا، اپنے اپنے مذہبی شعائر کو ادا کرنے کی آزادی دینا، سب کی عبادت گاہوں کی حفاظت کرنا اور زبردستی اور دہشت گردی کی تمام تر صورتوں کو رد کرنا اسلامی تہذیب میں انسانی پہلو کے مظاہر میں شمار ہوتا ہے، ارشاد باری ہے: {لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ} "دین میں کوئی زبردستی نہیں ہے"۔ اور ارشاد باری ہے: {وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ لَآمَنَ مَن فِي الْأَرْضِ كُلُّهُمْ جَمِيعًا أَفَأَنتَ تُكْرِهُ النَّاسَ حَتَّى يَكُونُوا مُؤْمِنِينَ} "اور اگر آپ کا رب چاہتا تو جتنے لوگ زمین میں ہے سب کے سب ضرور ایمان لے آتے کیا آپ لوگوں کو مجبور کرنا چاہتے ہیں یہاں تک کہ وہ مومن بن جائیں"۔ اور ارشاد باری ہے: {فَذَكِّرْ إِنَّمَا أَنتَ مُذَكِّرٌ * لَّسْتَ عَلَيْهِم بِمُصَيْطِرٍ} "پس آپ نصیحت کرتے رہا کریں آپ کا کام تو نصیحت کرنا ہے آپ ان کو جبر سے منوانے والے نہیں ہیں"۔ اور ارشاد باری ہے: {إِنْ عَلَيْكَ إِلا الْبَلاغُ} "بیشک آپ کے ذمہ صرف (پیغام) پہنچانا ہے"۔

اور اسلامی تہذیب کے اہم انسانی پہلوؤں میں سے کمزوروں پر رحم کرنا، بڑوں کا احترام کرنا، اور معذور لوگوں کو ان کے پورے حق ادا کرنا ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "بیشک اللہ تعالی اس امت کی اس کے کمزور افراد کے ذریعے مدد کرتا ہے، ان کی دعاؤں سے، ان کی نمازوں سے اور ان کے اخلاص سے"۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "وہ ہم میں سے نہیں ہے جس نے ہمارے چھوٹے پر رحم نہ کیا اور ہمارے بڑے کی عزت وتوقیر نہ کی"۔ اور جب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اہل کتاب میں سے ایک بوڑھے شخص کے پاس سے گزرے جو لوگوں کے دروازوں پر بھیک مانگ رہا تھا تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: (اگر ہم نے تجھے اسی حالت پر چھوڑ دیا تو) ہم نے تیری جوانی میں تیرے ساتھ انصاف نہ کیا پھر تیرے بڑھاپے میں تجھے ضائع کر دیا پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اس کے لئے بیت المال سے اتنا وظیفہ جاری کیا جس سے اس کی گزر بسر ہو سکے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "رحم کرنے والوں پر رحمن رحم فرماتا ہے، تم زمین والوں پر رحم کرو آسمان والا تم پر رحم کرے گا"۔

برادران اسلام!

اسلامی تہذیب کا انسانی پہلو صرف انسانیت کے ساتھ معاملات تک ہی منحصر نہیں ہے بلکہ یہ اس قدر وسیع ہے کہ جانوروں کے ساتھ انسانی سلوک کو بھی شامل ہے، اور اس کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب ایک انصاری کے باغ میں داخل ہوئے تو ایک اونٹ کو دیکھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جذبات مشتعل ہو گئے جو آپ کی طرف لپکا اور اپنے ساتھ اپنے مالک کے سلوک کی وجہ سے اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے کانوں کے پیچھے کی ابھری ہوئی دونوں ہڈیوں پر ہاتھ پھیرا تو وہ چپ ہو گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اس اونٹ کا مالک کون ہے؟ یہ اونٹ کس کا ہے؟) ایک نوجوان انصاری نے آکر عرض کیا: یارسول اللہ! میرا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (کیا تو اس بے زبان جانور کے معاملے میں اللہ سے نہیں ڈرتا جس کا اللہ تعالی نے تجھے مالک بنایا ہے، اس نے مجھ سے شکایت کی ہے کہ تو اس کو بھوکا پیاسا رکھتا ہے اور اس کی طاقت سے زیادہ کام لیتا ہے)۔

اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چڑیا کے مشابہ ایک پرندہ دیکھا جس کے ساتھ اس کے دو چھوٹے چھوٹے بچے تھے، اس سے اس کے بچوں کو چھین لیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اس پرندے کو اس کے بچوں کی وجہ سے کس نے تکلیف پہنچائی ہے؟ اس کے بچے اس کو لوٹا دو)۔

آج انسانیت کو کتنی اشد ضرورت ہے کہ وہ ان انسانی اقدار اور مبادئ کو فروغ دے جن کی وجہ سے ہماری اسلامی تہذیب کو تاریخ میں ہمیشہ ممتاز اور نمایاں حیثیت حاصل رہی ہے۔

اے اللہ! ہمارے ملک مصر اور دنیا کے تمام ممالک کو خوشحالی عطا فرما۔ آمین